REGD. NO. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

فی پرچہ ۱ر

یوم: پنجشنبہ ۲۲ ربیع الثانی ۱۳۷۵ھ

جلد ۴۴/۹ | ۸ فتح ۱۳۳۴ ہش | ۸ دسمبر ۱۹۵۵ء | نمبر ۲۸۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۷ دسمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت اچھی ہے" اَلْحَمْدُ لِلّٰہ۔

احباب حضور کی صحت وسلامتی اور درازی عمر کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ

لاہور ۔ ۴ دسمبر (بذریعہ ڈاک) ناظم صاحب دفتر جماعت احمدیہ لاہور مطلع فرماتے ہیں کہ آج صحت کے متعلق دریافت کرنے پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے فرمایا:۔

"میری طبیعت خدا کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے۔ ام مظفر احمد کے درد اور گھبراہٹ میں پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔"

احباب حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی اور سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کی شفائے کامل وعاجل کیلئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

مراکش کی پہلی قومی حکومت آج قائم ہو جائیگی

رباط ۷ دسمبر۔ مراکش کے نامزد وزیر اعظم مسٹر بکائی مراکش کی پہلی قومی حکومت بنانے میں کامیاب ہوگئے ہیں۔ وزراء کے نام سلطان سدی محمد بن یوسف کی خدمت میں آج پیش کر دیں گے۔ اس حکومت میں استقلال پارٹی کے ۹، آزاد ڈیموکریٹک پارٹی کے ۶ اور آزاد پارٹی کے ۵ وزیر ہونگے

آج..کا..دن

۷ دسمبر ۱۹۵۵ء

آج کے دن ۱۹۴۷ء میں پانی پت، کرنال، رہتک اور کرنال سے ۲۱ ہزار مہاجرین ریل کے ذریعہ پاکستان پہنچے تھے اور ۲۲۶۰ مہاجرین لاریوں کے ذریعہ آئے تھے۔

آج کے دن ۱۹۴۸ء میں پاکستان کے سابق وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے سلامتی کونسل سے درخواست کی تھی کہ ریاست حیدر آباد کے مخدوش حالات کا جائزہ لینے کیلئے فوری اجلاس طلب کیا جائے۔

آج کے دن ۱۹۴۱ء میں بحرالکاہل میں جارحانہ کارروائیاں شروع ہوئی تھیں۔ جاپان نے برطانیہ اور امریکہ کے خلاف اعلان جنگ کیا تھا اور منیلا اور پرل ہاربر پر شدید بمباری ہوئی تھی۔

آج کے دن ۱۸۲۵ء میں سٹیفنسن نے ریلوے کا پہلا انجن چلایا تھا۔ اس کی رفتار ۱۲ میل فی گھنٹہ تھی۔

آج کے دن ۱۷۷۱ء میں برطانیہ کا مشہور ناول نگار سر والٹر سکاٹ پیدا ہوا۔

روس مغربی ملکوں کے خلاف نفرت اور تعصب کی فضا پیدا کر رہا ہے

مارشل بلگانن اور کروشیف کے بیانات اشتعال انگیز ہیں۔ مسٹر ڈلس کی پریس کانفرنس

واشنگٹن ۷ دسمبر امریکی وزیر خارجہ جان فاسٹر ڈلس نے روس پر الزام لگایا ہے کہ وہ مغرب کے خلاف نفرت اور تعصب کی فضا پیدا کر رہا ہے۔ کل انہوں نے ایک پریس کانفرنس میں اخبار نویسوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔ مارشل بلگانن اور مسٹر کروشیف نے ہندوستان اور برما کے حالیہ دوروں کے وقت جو بیانات دیئے ہیں۔ وہ خاص طور پر اشتعال پیدا کرنے والے ہیں۔ انہوں نے پرتگال کے متعلق اپنے بیان کا خاص طور پر ذکر کیا اور کہا ساری دنیا گوا کو پرتگال کا حصہ سمجھتی ہے وہ چار سو سال سے پرتگالی صوبے کی حیثیت رکھتا ہے۔ امریکہ چاہتا ہے کہ یہ تصفیہ پرامن طریقے پر طے ہو جائے۔

اسرائیل کی طرف سے سرحدوں میں معمولی ردوبدل پر آمادگی کا اظہار

واشنگٹن میں اسرائیل کے وزیر خارجہ مسٹر شیرٹ کا بیان

واشنگٹن ۷ دسمبر اسرائیل کے وزیر خارجہ مسٹر شیرٹ نے کل واشنگٹن میں امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس سے ملاقات کے بعد کہا کہ عربوں کے ساتھ سرحدی تنازعات کے تصفیہ کے بارے میں اسرائیل سرحدوں میں معمولی ردوبدل کرنے کو تیار ہے۔ انہوں نے مزید کہا مجھے ایسی کوئی صورت دکھائی نہیں دیتی کہ جس کے نتیجہ میں فلسطین میں صورت حال بہتر ہو جائے۔ بلکہ میرے اندازے کے مطابق تو حالات اور زیادہ خراب ہونے کا امکان ہے۔ اسرائیل نے اقوام متحدہ میں اپنے نمائندے کو ہدایت کی ہے کہ وہ عرب ممالک کی جارحانہ سرگرمیوں کے خلاف سلامتی کونسل سے پھر احتجاج کرے۔ ادھر مصر نے اسرائیل پر الزام لگایا ہے۔ کہ اس کے فوجی دستے سرحدوں میں مداخلت کر رہے ہیں

سوڈان میں انتخابات کی بین الاقوامی نگرانی

خرطوم ۷ دسمبر۔ سوڈان میں انتخابات کی نگرانی کرنے والا بین الاقوامی کمیشن اگلے ماہ کی پہلی تاریخ سے اپنا کام شروع کر دے گا۔ یہ کمیشن پانچ ملکوں پر مشتمل ہے۔ جن میں پاکستان بھی شامل ہے۔

نسلی امتیاز کا بین الاقوامی کمیشن

ختم کر دیا گیا

نیویارک ۷ دسمبر۔ جنرل اسمبلی نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ جنوبی افریقہ کی نسلی صورت حال کا مطالعہ کرنے والے کمیشن کو ختم کر دیا جائے۔ اس طرح جنرل اسمبلی نے سیاسی کمیٹی کی سفارش کو مسترد کر دیا ہے۔ کیونکہ کمیٹی نے کمیشن کو برقرار رکھنے کی سفارش کی تھی۔ سیاسی کمیٹی کی اس تجویز کو جنرل اسمبلی میں دو تہائی اکثریت حاصل نہیں ہو سکی۔

برطانیہ میں ہائیڈروجن بموں کی موجودگی

عالمی امن کے لئے مفید ہے

لندن ۷ دسمبر کل وزیر اعظم برطانیہ سر انتھونی ایڈن نے ایوان عام میں بتایا۔ کہ برطانیہ میں بموں کے بننے اور رکھنے سے جنگ کے رکنے کے امکانات ہیں۔ اس لئے برطانیہ اپنے اس فیصلہ سے دستبردار نہیں ہوگا کہ ہائیڈروجن بم اور ایٹم بم برطانیہ میں بنائے جائیں۔

مصر کے تعلیمی وفد کی مصروفیات

کراچی ۷ دسمبر۔ مصر کا جو تعلیمی وفد پاکستان آیا ہوا ہے۔ اس کے ممبران کل یہاں ٹیکنیکل ہائی سکول دیکھنے گئے۔ انہوں نے سکولوں کی ایک سوشل تقریب میں بھی حصہ لیا۔ یہ وفد اس امر کا مطالعہ کرتے پاکستان آیا ہے۔ کہ سکول کے طلباء تعلیمی نصاب کے علاوہ کن معاشرتی، تعلیمی اور ثقافتی سرگرمیوں میں حصہ لیتے ہیں۔

مشرقی اور مغربی پاکستان کے

درمیان گہرا اتحاد

کراچی ۷ دسمبر۔ وزیر داخلہ مسٹر اے۔ کے فضل الحق نے پاکستان کے دونوں حصوں کے درمیان گہرے اتحاد کی اہمیت پر زور دیا ہے۔ انہوں نے کل روٹری کلب کے تحت ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ اگرچہ دونوں حصوں میں بہت بڑا فاصلہ حائل ہے۔ لیکن یہ دونوں حصے ذہنی طور پر ایک ہیں۔ یہی ذہنی اتحاد پاکستان کو متحدہ مستحکم بنانے میں بنیاد کا کام دے سکتا ہے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۸ دسمبر ۱۹۵۵ء

اسلام کس طرح پھیلا

اعلیٰ حضرت شاہ سعود بن عبدالعزیز والیٔ سعودی عرب کی آمد پر بھارت کے وزیر اعظم پنڈت نہرو نے جو تقریر فرمائی۔ اس میں آپ نے فرمایا ہے:۔

"سینکڑوں برس ملکہ ہزار برس ہوئے۔ کہ عرب کی ہوائیں ادھر آئیں اور ادھر کی ہوائیں۔ اُدھر پہنچیں۔ اور اس طرح دونوں ملکوں کے رہنے والوں میں جان پہچان اور دوستی ہوئی۔ اس کے بعد بڑے بڑے عرب سیاح ہندوستان آئے۔ انہوں نے پورے ملک کا دورہ کیا۔ اور یہاں کا حال لکھا۔ یہ عجیب بات ہے۔ کہ جتنا اچھا حال انہوں نے لکھا ہے۔ دوسروں نے نہیں لکھا۔ غرض یہ کہ عرب اور ہندوستان میں رشتہ بہت پرانا ہے۔ سپاسنامہ (جو دہلی میونسپلٹی کی طرف سے پیش کیا گیا) میں کچھ ذکر اسلام کا آیا ہے۔ یہ ایک طاقت تھی۔ جس نے تھوڑے عرصہ ہی میں ساری دنیا پر زبردست اثر کیا۔ لیکن یہ ہندوستان میں شروع میں دوستی اور شانتی کے ساتھ آیا۔ بعد میں ملکوں میں فساد ہوں۔ یہ دوسری بات ہے۔ یہ فسادات سیاسی تھے۔

ہندوستان میں اسلام امن اور شانتی سے آیا۔ اور جیسی ہندوستان کی عادت رہی ہے۔ اس نے اس کا خیر مقدم کیا۔ اور اسے اچھی جگہ دی۔ اس وقت سے وہ یہاں قائم ہے۔ اسلام اپنے ساتھ عالمی بھائی چارہ اور دوستی کا پیغام لایا۔ بعض لوگوں کا خیال ہو سکتا ہے۔ کہ یہاں بڑے مذہبی جھگڑے ہوئے۔ یاد رکھیئے۔ یہ جھگڑے سیاسی میدان میں ہوتے ہیں۔ اور سیاسی لوگ مذہب کا نام لے کر ایسا کرتے ہیں۔

جس وقت افریقہ اور ایشیا تک عربوں کی سلطنت پھیلی ہوئی تھی۔ اس وقت عرب سے ہندوستان کے گہرے تہذیبی اور تمدنی تعلقات تھے۔ ہمارے یہاں سے لوگ وہاں ڈاکٹری علاج سیکھنے جاتے تھے۔ اور وہاں سے یہاں آتے تھے۔ یہ منظر جو اس وقت ہم دیکھ رہے ہیں۔ وہ نیا نہیں ہے۔ بلکہ یہ ایک سلسلہ ہے۔ جو پہلے سے چلا آتا تھا۔ ہمارے بزرگ بادشاہ کی طرف (اشارہ) یہاں تشریف لائے ہیں۔ اور دوستی کا پیغام لائے ہیں۔ ہم نے بھی انہیں اپنی دوستی کا پیغام دیا ہے۔"

(روزنامہ تسنیم لاہور مورخہ ۲ دسمبر ۱۹۵۵ء)

جہاں تک برصغیر ہند میں اشاعت اسلام کا تعلق ہے۔ پنڈت نہرو نے بالکل درست فرمایا ہے۔ کہ اسلام ہندوستان میں امن اور شانتی سے آیا ہے۔ یہ ایک غیر مسلم بڑی شخصیت کا اعتراف ہے۔ اور ان متعصب لوگوں کی تردید ہے۔ جو دنیا میں یہ پراپیگنڈا کرتے ہیں۔ کہ اسلام تلوار کے جبر سے پھیلایا گیا ہے۔

نہ صرف عیسائی متعصب پادریوں نے یہ جھوٹ پھیلایا ہے۔ بلکہ ان کی تقلید میں آریہ سماجیوں نے بھی ہندوستان میں یہ غلط فہمی پھیلانے کی کوشش کی ہے۔ اور اس غلط فہمی کو اس حقیقت سے بھی تقویت پہنچی ہے۔ کہ بعض مسلمان حکمرانوں نے جیسا کہ پنڈت جی نے بھی فرمایا ہے۔ محض سیاسی انتفاع کے لئے مذہب کے نام کا استعمال کیا۔ پنڈت جی کے الفاظ میں مذہبی جھگڑے سیاسی میدان میں ہوئے ہیں۔ اور سیاسی لوگوں نے مذہب کا نام لے کر ایسا کیا ہے۔

ہمیں یقین ہے کہ بھارت میں آج بھی جو لوگ مذہب کے نام پر مسلمانوں کو زچ کر رہے ہیں۔ وہ دراصل مذہب کو قومیت اور اسی قسم کے دوسرے سیاسی نظریات کی بناء پر کر رہے ہیں۔ اور اس کی وجہ حقیقی اسلام کو نہ سمجھنا ہے۔ جس کی زیادہ تر ذمہ داری خود مسلمانوں پر عائد ہوتی ہے۔ خاصکر ان مسلمان اہل علم حضرات پر جنہوں نے چند گذشتہ صدیوں سے اسلامی حکومت کے تنزل کے ساتھ ساتھ دینِ اسلام کا تنزل بھی وابستہ سمجھ رکھا ہے۔ پنڈت نہرو کا یہ کہنا کہ یہاں اسلام امن اور شانتی کے ساتھ آیا اشاعت اسلام کی صحیح تاریخ کے مطالعہ کرنے سے پایۂ ثبوت کو پہنچ سکتا ہے۔

افسوس ہے کہ جیسا کہ ہم نے پہلے بھی کئی بار کہا ہے۔ ہندوستان اور دوسرے ممالک میں اشاعت اسلام کی صحیح تاریخ ابھی مدون نہیں ہوئی۔ اس وقت تک مسلمان حکمرانوں اور ان کے خاندانوں کی تاریخ ہی کسی قدر لکھی گئی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ عالمی پیمانہ پر اشاعت اسلام کی تاریخ لکھی جائے۔ جس کے لئے ہر ملک میں جہاں جہاں اسلام پھیلا ہے۔ کافی مواد مہیا ہو سکتا ہے۔

مسلمان حکمرانوں نے دنیا کے جس قدر خطے فتح کئے۔ اسلام کی روحانی فتوحات ان سے بہت زیادہ وسیع ہیں۔ لیکن جن ملکوں پر مسلمان حکمران مسلط رہ چکے ہیں ان ممالک میں اشاعتِ اسلام کی تاریخ مشکوک ہو گئی ہے۔ اور مخالفین اسلام نے ان میں اسلام کا چرچا دیکھ کر یہ غلط فہمی ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ کہ یہاں اسلام سیاسی فتوحات کے ساتھ آیا ہے۔ حالانکہ یہ درست نہیں ہے۔ خود ہندوستان میں بھی اسلام مسلمان بادشاہوں کا مرہون نہیں۔ بلکہ ان صلحاء اور درویشوں کا مرہون ہے۔ جنہوں نے حکومت سے بے پروا رہ کر اسلام کا پیغام عوام تک پہنچایا ہے۔

افسوس یہ ہے۔ کہ مخالفین اسلام نے اسلام کے خلاف یہ ہتھیار اس کمال سے چلایا ہے۔ کہ بہت سے مسلمان اہل علم حضرات بھی آج یہی یقین کرنے لگے ہیں۔ کہ اسلام اپنی اشاعت کے لئے جبر و اکراہ کا محتاج ہے۔ یہاں تک کہ مولانا سید ابو الاعلیٰ صاحب مودودی نے تو انبیاء علیہم السلام کا منتہائے مقصود ہی یہ بنا دیا ہے۔ کہ وہ دنیا میں بزور حکومت الٰہیہ قائم کرنے کے لئے آتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے اپنی تصنیفات میں یہ خود ساختہ نظریہ جا بجا بیان کیا ہے۔ چنانچہ ایک جگہ آپ فرماتے ہیں:۔

"منجملہ تمام انبیاء کے کام پر مجموعی حیثیت سے جب ہم نظر ڈالتے ہیں تو اس کام کی نوعیت یہ پائی جاتی ہے۔ جو لوگ اس تعلیم و تربیت (اسلامی) کا اثر قبول کرلیں۔ ان کا ایک مضبوط جتھا بنا کر جاہلیت کے ہاتھوں سے اقتدار چھیننے کی جدوجہد کرنا اور اس جدوجہد میں تمام ان اسباب سے کام لینا جو وقت کے تمدن میں موجود ہوں۔" (تجدید احیائے دین صفحہ ۳۲، ۳۳ اسٹیٹ پریس رامپور)

پھر اسی رسالہ میں صفحہ ۴۴ پر "کار تجدید" کے زیر عنوان مجدد کے کام کے متعلق یوں فرماتے ہیں:۔

"(۸) احیائے نظام اسلامی یعنی جاہلیت کے ہاتھ سے اقتدار کی کنجیاں چھین لینا اور از سر نو حکومت کو عملاً اس نظام پر قائم کر دینا جسے صاحب شریعت علیہ السلام نے خلافت علیٰ منہاج النبوت کے نام سے موسوم کیا ہے۔"

تعلیم یافتہ مخلص نوجوان خدمت دین کیلئے اپنی زندگیاں وقف کریں

(از مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ)

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبات تقریروں اور مجالس میں بار بار نوجوانوں کو تحریک فرمائی ہے۔ کہ وہ خدمت اسلام کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں۔ سلسلہ کا ہر کارکن ایک ایسی کڑی میں منسلک ہے۔ کہ خواہ وہ کوئی کام بھی کر رہا ہو۔ وہ خدمت دین میں شامل ہے۔ اس ضمن میں صدر انجمن احمدیہ کو تجارت و صنعت کے کاموں کے لئے ایسے تعلیم یافتہ مخلص نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ جو ایف۔ اے / ایف۔ ایس۔ سی۔ بی۔ اے / بی۔ ایس۔ سی یا ایم اے / ایم۔ ایس۔ سی پاس ہوں۔ ایسے نوجوانوں کو حسب استعداد ان کاموں کی ٹریننگ دلا کر ان سے کام لیا جائے گا۔ اس لئے ایسی تعلیم رکھنے والے نوجوانوں کو تحریک کی جاتی ہے۔ کہ وہ سلسلہ کی خدمت کے لئے اپنے تئیں وقف کریں۔ وقف کی یہ درخواستیں متعلقہ جماعتوں کے امراء یا پریذیڈنٹ صاحبان کی مصدقہ ہونی چاہئیں۔ جو ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ کے پاس بھجوائی جائیں۔

امراء و پریذیڈنٹ صاحبان بھی خیال رکھیں۔ اور جو مخلص نوجوان ان کے علم میں اس قابل ہوں۔ ان کو وقف کی تحریک فرمائیں۔

اس بات کو بھی مدنظر رکھا جائے۔ کہ اگرچہ شروع شروع میں واقفین کو گذارہ کے لئے بہت کم رقم ملتی ہے۔ مگر خدا تعالےٰ کے فضل سے جوں جوں سلسلہ ترقی کرے گا۔ آمدنیاں بڑھیں گی۔ تو اس کا فائدہ بھی انہیں واقفین کو ملے گا۔ جنہوں نے مشکلات کے وقت سلسلہ کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے سلسلہ کی خدمت کی

درخواست دعاء

میجر امیر احمد صاحب مرزا کو پچھلے دنوں کراچی میں حادثہ پیش آیا۔ جس سے چھاتی کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (عبد الرحمٰن خاں ایجنٹ احمدیہ اخبارات کوئٹہ)

رہن شدہ چیز کی ہلاکت سے قرض باطل نہیں ہوتا

از محترم مولوی تاج الدین صاحب لائلپوری ناظم دار القضاء ربوہ

گزشتہ سال مئی ۱۹۵۴ء میں ایک تنازعہ دار القضاء میں آیا تھا جس میں یہ مسئلہ بھی زیر بحث تھا۔ کہ مرہون چیز کے ہلاک ہو جانے یا حوادث سماویہ سے مرتہن کے قبضہ سے نکل جانے کی صورت میں مرتہن (مقروض) سے زر رہن (قرض) ساقط اور باطل ہو جاتا ہے یا نہیں۔ ایک فریق نے باطل ہو جانے کی حمایت اور تائید میں کتب حنفیہ میں سے بعض حوالجات پیش کئے۔ لیکن میری تحقیق میں یہ مسئلہ شرعی طور پر درست ثابت نہ ہوا۔ اس لئے میں نے اس کے خلاف فیصلہ دیا۔ گو یہ فیصلہ دار القضاء کا آخری فیصلہ نہیں کہلا سکتا۔ کیونکہ یہ ابتدائی فیصلہ ہے۔ اور اس کے خلاف مرافعہ دائر ہو چکا ہے مگر اس فیصلے کا وہ حصہ جو اس مسئلہ سے متعلق ہے اس غرض سے اخبار میں شائع کیا جا رہا ہے کہ اہل علم اصحاب اس پر غور فرمائیں اور اس کے حق میں یا اس کے خلاف تحقیق فرمائیں۔

"آئمہ حنفیہ کا اس بارے میں جو مسلک ہے اس کا بعد میں ذکر کروں گا۔ پہلے میں قرآن حکیم اور معلم الحکمت صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریف کی رو سے اس مسئلہ پر روشنی ڈالنا چاہتا ہوں۔

قرآن حکیم کی وہ آیات جن میں رہن کا ذکر ہے صاف اور واضح طور پر بتا رہی ہیں۔ کہ رہن دراصل وثیقہ اور رسید یا پرونوٹ وغیرہ کا قائمقام ہے۔ چنانچہ فرمایا

وان کنتم علی سفر و لم تجدوا کاتبا فرھان مقبوضۃ (پ ۳ ع ۱)

کہ اگر کسی اور طرق سے قرض کی حفاظت نہ ہو سکے۔ تو کوئی چیز گروی لے کر اپنے قبضہ میں کر لیا کرو۔ چنانچہ رہن کی تعریف یہ کی جاتی ہے

جعل مال وثیقۃ علی دَین

کسی قرض پر کسی مال کو وثیقہ بنانا

اور کون مان سکتا ہے کہ وثیقہ اور رسید کے ضائع اور تلف ہو جانے سے قرض ساقط ہو جاتا ہے۔ میں مانتا ہوں کہ ان دونوں چیزوں میں بعض باتوں میں فرق بھی ہے۔ مثلاً اگر مرتہن شئے مرہون کو اپنے فعل اور اختیار سے ہلاک کر دے۔ تو اس صورت میں یقیناً اس کی قیمت کے برابر قرض کی وصولی سے محروم ہو جائے گا۔ لیکن وثیقہ اور رسید کو اس طرح ضائع کرنے سے وہ اپنے قرض کی وصولی سے محروم نہیں ہوگا۔ مگر اس فرق کی وجہ یہ ہے۔ کہ وثیقہ اور رسید کی مالیت ذاتی نہیں ہے بلکہ اس میں تحریر شدہ بیان اور اقرار کی وجہ سے اس کی قیمت ہے۔ گویا وہ ایک شہادت اور ثبوت ہے اور ظاہر ہے کہ اس کے ضائع ہو جانے سے محض ثبوت کی ایک شکل ضائع ہو گی۔ نہ کہ اس میں بیان کردہ حقیقت بھی ضائع ہو جائیگی کیونکہ اگر کسی دوسرے ثبوت (شہادت) سے اس میں تحریر کردہ شہادت صحیح ثابت ہو جائے۔ تو اس کا ضیاع مضر نہیں دے سکتا۔ خصوصاً اس لئے کہ اس کے تلف کرنے سے مقروض کو مطلقاً قرضخواہ کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ بلکہ اگر نقصان ہوگا تو قرضخواہ کا اپنا ہی ہوگا۔ کہ اس کا ایک ذریعہ ثبوت ضائع ہو گیا۔ لیکن قرضخواہ (مرتہن) مرہون شئی کو ارادۃً ضائع اور تلف کرنے سے مقروض (راہن) کی ایک قیمتی چیز کا نقصان کرتا ہے۔ جہاں تک احادیث کا تعلق ہے گو اس خاص امر میں مندرجہ ذیل حدیث بالکل واضح ہے۔

عن سفیان بن عیینۃ عن زیاد بن سعد عن الزھری عن سعید بن المسیب عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یغلق الرھن من صاحبہ الذی رھنہ لہ غنمہ وعلیہ غرمہ (رواہ ابن حبان فی صحیحہ والحاکم فی المستدرک والدارقطنی فی سننہ والبیھقی وغیرھا)

یعنے حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی چیز رہن رکھنے سے راہن اور مالک کی ملکیت سے خارج نہیں ہو جاتی بلکہ بدستور سابق اسی کی ملکیت میں رہتی ہے اور یہ بھی جائز نہیں کہ اگر قرض میعاد کے اندر ادا نہیں ہو گا۔ تو مرہون مرتہن کی ملکیت قرار پائیگا صرف اتنی بات ہے کہ نہ راہن ادا کرے۔ نیز وہ مرتہن سے اس کی مرضی کے بغیر واپس لینے کا حق نہیں رکھتا اور یہ کہ مرہون میں کسی قدرتی اور طبعی زیادتی اور اضافہ کا مالک بھی راہن ہی ہوتا ہے۔

اسی طرح اگر مرتہن کے ارادہ اور اختیار کے بغیر محض کسی حادثہ سے اس میں خرابی آ جائے۔ یا وہ تلف اور ہلاک ہو جائے۔ تو یہ نقصان بھی راہن اور مالک ہی کا متصور ہو گا۔ نہ کہ مرتہن کا۔ یہ روایت صحیح ابن حبان۔ مستدرک حاکم سنن دار قطنی اور بیہقی وغیرہ میں مروی ہے۔

وقال الحاکم ھذا حدیث صحیح اعلیٰ الاسناد علی شرط الشیخین

یعنے امام حاکم نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح اور اعلیٰ الاسناد ہے۔ اور حضرت امام بخاری اور حضرت امام مسلم کی شرائط کے مطابق ہے۔

وقال الدارقطنی ھذا اسنادٌ حسنٌ متصلٌ

امام دارقطنی نے کہا ہے کہ اس کی یہ اسناد حسن اور متصل ہے۔

علاوہ ازیں حضرت امام شافعیؒ نے بھی اپنی مسند میں اسے روایت کیا ہے۔ اور بلوغ المرام میں ہے۔ (رجالہ ثقاتٌ) کہ اس کے سب راوی ثقہ ہیں۔

وقد روی ھذا الحدیث متصلًا ایضاً من طرق عدیدۃ اخریٰ ذکرھا الدارقطنی

یعنے یہ حدیث بہت سے دوسرے طریقوں سے بھی مرفوع متصل مروی ہے۔ اور محدث ابن جوزی نے "تحقیق" میں اور علامہ ابن عبدالبر نے اور محدث عبدالحق نے بھی (اپنی احکام میں) اسے متصل روایت کیا ہے اور حضرت امام ابن حزم نے قاسم بن اصبغ کے طریق سے یہ حدیث درج کر کے لکھا ہے:۔

فھذا مسند من احسن ما روی فی ھذا الباب

کہ یہ بہترین سند ہے۔

(المحلی جلد ۸ صفحہ ۹۹)

بعض محدثین نے اسے مرسلاً بھی روایت کیا ہے۔ مگر جب صحیح سند کے ساتھ اسے متصلاً روایت کیا گیا ہے۔ تو محض اس وجہ سے کہ بعض نے مرسلاً روایت کر دیا ہے۔ اس کے مرفوع ہونے سے انکار نہیں کیا جا سکتا

بعض محدثین نے اس کے الفاظ لہ غنمہ وعلیہ غرمہ کو حضرت سعید بن مسیب تابعی کا کلام قرار دیا ہے۔ مگر انہوں نے اس کی کوئی معقول دلیل اور وجہ بیان نہیں کی اور نہ کوئی قطعی ثبوت اس دعوے کے لئے پیش کیا ہے۔ اس کی وجہ صرف یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ چونکہ ان لوگوں نے ان الفاظ کے یہ معنے سمجھ لئے۔ کہ مرہون چیز پر خرچ کرنا راہن کے ذمہ ہے (علیہ غرمہ) اور وہی اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ (لہ غنمہ) مثلاً گھوڑی پر سواری راہن ہی کر سکتا ہے۔ نہ کہ مرتہن اور بکری مرہون کے دودھ کا راہن ہی حق دار ہو سکتا ہے نہ کہ مرتہن۔ اور دوسری طرف انہوں نے دیکھا۔ کہ یہ معنے بخاری کی اس صحیح حدیث کے خلاف ہیں۔

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظھر یرکب بنفقتہ اذا کان مرھوناً ولبن الدر یشرب بنفقتہ اذا کان مرھونا وعلی الذی یرکب ویشرب النفقۃ

یعنی مرہون سواری پر چڑھنا اور مرہون جانور کا دودھ پینا مرتہن کے لئے جائز ہے۔ کیونکہ وہ ان پر خرچ کرتا ہے۔ تو انہوں نے ان الفاظ کے متعلق یہ کہہ کر تسلی پکڑ لی۔ کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ کے الفاظ نہیں ہیں۔ بلکہ ابن مسیب تابعی کے ہیں۔ یا اس طرف مائل ہو گئے۔ کہ یہ روایت مرسل ہے۔ اس لئے حجت نہیں۔ لیکن یہ دونوں خیال بے دلیل اور بے ثبوت ہیں۔ اور نہ یہ درست ہے۔ کہ ان دونوں حدیثوں میں کوئی تضاد اور تصادم ہے۔ کیونکہ اول الذکر حدیث کے وہی معنے ہیں جو میں نے اوپر درج کئے ہیں۔ چنانچہ حضرت امام شافعی رح نے غنمۃ کے معنے زیادتہ (اس میں زیادت) اور غرمۃ کے معنے ھلاکۃ ونقصہ (اس کا ہلاک ہونا اور اس میں کمی آنا) کئے ہیں۔ حضرت امام ابن حزم نے بھی غرمۃ کے ھلاکۃ کر کے اس کی تائید میں یہ آیت استشہاداً پیش کی ہے۔ ومن الاعراب من یتخذ ما ینفق مغرماً ای یراہ ھالکا بلا منفعۃ (المحلی جلد ۸ صفحہ ۹۹)

اور ظاہر ہے۔ کہ یہ معنے ثانی الذکر حدیث بخاری کے ہرگز خلاف نہیں ہیں ہیں اس کے بالمقابل مندرجہ ذیل دو روایتیں پیش کی جاتی ہیں:۔

ان رجلا ارتھن فرسا فمات الفرس فی ید المرتھن فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یعنی ایک شخص نے ایک گھوڑی رہن لی۔ اور وہ گھوڑی اس (مرتہن) کے قبضہ میں تھی کہ مرگئی۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ تیرا حق ساقط ہوگیا۔ لیکن یہ روایت بالاتفاق مرفوع اور متصل نہیں ہے۔ بلکہ مرسل اور منقطع ہے اور جن فقہاء نے اپنے فتوے کی تائید میں اسے پیش کیا ہے وہ بھی اسے مرسل اور منقطع تسلیم کرتے ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ ایک مرفوع متصل حدیث کے مقابلہ میں ایک منقطع اور مرسل روایت بطور حجت پیش نہیں کی جاسکتی۔

علاوہ ازیں مرسل روایات کے متعلق محدثین کا فتویٰ یہ ہے

(۱) بعض ائمۃ الاصول کے نزدیک مراسیل صحابہ تک قابل قبول نہیں ہیں۔ اِذِ احْتَمَلَ سَمَاعُهُ مِنْ تَابِعِيٍّ۔ کیونکہ ہوسکتا ہے کہ مرسل صحابی نے کسی تابعی سے سن کر روایت کردی ہو (ملاحظہ ہو فتح المغیث صـ۵۷ و صـ۶۲ و ظفر الامانی صـ۱۹۷، تدریب الراوی صـ۶۸، صـ۶۹ و صـ۷۱)

(۲) مقبول، اصح اور اقویٰ مذہب یہ ہے کہ مراسیل صحابہ کے سوا مطلقاً کسی اور کی مرسل روایت قابل احتجاج نہیں ہے (فتح المغیث، و ظفر الامانی، تدریب الراوی)

(۳) قَالَ النَّوَوِيُّ الْمُرْسَلُ لَا يُحْتَجُّ بِهٖ عِنْدَنَا وَ عِنْدَ جُمْهُوْرِ الْمُحَدِّثِيْنَ وَجَمَاعَةٍ مِّنَ الْفُقَهَاءِ وَجَمَاهِيْرِ أَصْحَابِ الْأُصُوْلِ وَالنَّظْرِ وَحَكَاهُ الْحَاكِمُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ وَمَالِكٍ وَجَمَاعَةٍ

یعنی امام نووی نے کہا ہے کہ مرسل روایت ہمارے نزدیک اور جمہور محدثین اور فقہا کی ایک جماعت اور جمہور علمائے اصول و نظر اور امام مالک وغیرہ کے نزدیک حجت نہیں ہے (فتح المغیث صـ۵۶، ظفر الامانی صـ۱۹۵، تدریب الراوی صـ۶۶)

(۴) اِذَا كَانَ مُرْسِلُ عَنِ الثِّقَاتِ وَغَيْرِهِمْ لَا يُقْبَلُ مُرْسَلُهُ اتِّفَاقًا۔ یعنی اگر مرسل راوی ثقہ اور غیر ثقہ دونوں قسم کے راویوں سے روایت کرنے کا عادی ہو تو اس صورت میں اسکی مرسل بالکل مردود اور غیر مقبول ہے (نزھۃ النظر صـ۵۱، فتح صـ۵۶، ظفر صـ۱۹۶، تدریب صـ۶۷ و تذنیب صـ۲)

اگر بالفرض تسلیم کرلیا جائے کہ حدیث لَهُ غُنْمُهُ وَعَلَيْهِ غُرْمُهُ بھی مرفوع متصل نہیں ہے۔ بلکہ مرسل ہے تو اس صورت میں بھی بمقابلہ روایت ذَهَبَ حَقُّكَ اسی کا پلڑا بھاری ہے۔ کیونکہ یہ حضرت ابن مسیب تابعی کی مرسل ہے۔ جن کی مرسل حدیثوں کے متعلق ائمہ احادیث کا فتویٰ یہ ہے کہ مراسیل صحابہ کے علاوہ تابعین میں سے صرف انہی کی مرسل روایت قابل قبول ہے۔ (فتح المغیث صـ۶۲، ظفر الامانی صـ۱۹۴ و تدریب الراوی صـ)

اور روایت ذَهَبَ حَقُّكَ عطاء ابن ابی الرباح تابعی کی مرسل ہے۔ جس کے متعلق ائمہ احادیث کا فتویٰ یہ ہے۔ لَيْسَ فِي الْمُرْسَلَاتِ أَضْعَفُ مِنْ مُرْسَلَاتِ الْحَسَنِ وَعَطَاءٍ فَإِنَّهُمَا كَانَا يَأْخُذَانِ عَنْ كُلِّ أَحَدٍ (تہذیب التہذیب جلد ۷ صـ۲۰۲ و میزان الاعتدال جلد ۲ صـ۱۷۷ و تدریب الراوی صـ۶۹) یعنی عطاء اور حسن (البصری) کی مرسل سے زیادہ ضعیف اور کمزور کسی کی مرسل نہیں ہے۔

روایت ذَهَبَ حَقُّكَ مرسل اور منقطع ہونے کے علاوہ اپنی سند کی جہت سے بھی قابل اعتماد اور لائق حجت نہیں ہے۔ چنانچہ اسماء الرجال کے ماہرین کی رائے اس کے متعلق یہ ہے:۔

(۱) قَالَ عَبْدُ الْحَقِّ فِي أَحْكَامِهٖ هُوَ مُرْسَلٌ وَضَعِيْفٌ۔ قَالَ ابْنُ قَطَّانَ فِي "كِتَابِهٖ" وَمُصْعَبُ بْنُ ثَابِتِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زُبَيْرٍ ضَعِيْفٌ، كَثِيْرُ الْغَلَطِ وَإِنْ كَانَ صَدُوْقًا۔ یعنی عبدالحق محدث نے کہا ہے کہ یہ روایت مرسل ہے اور ضعیف ہے۔ اور علامہ ابن قطان نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ اس کے ایک راوی مصعب بن ثابت ضعیف ہیں اور روایت کرنے میں کثیر الغلط ہیں۔ اگرچہ اپنی ذات میں راستباز ہیں۔ (نصب الرایہ صـ۳۲۱)

(۲) مُصْعَبُ بْنُ ثَابِتٍ، ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ وَأَحْمَدُ وَقَالَ أَبُوْ حَاتِمٍ لَا يُحْتَجُّ بِهٖ وَقَالَ النَّسَائِيُّ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ

یعنی مصعب بن ثابت کو امام یحیی اور معین اور امام احمد نے ضعیف قرار دیا ہے۔ اور ابوحاتم نے کہا ہے کہ اس روایت سے حجت پکڑنا درست نہیں ہے اور حضرت امام نسائی نے کہا ہے کہ یہ قوی اور روایت کرنے میں مضبوط نہیں ہے (المیزان)

(۳) قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ عَنْ أَبِيْهِ أَرَاهُ ضَعِيْفَ الْحَدِيْثِ لَمْ أَرَ النَّاسَ يَحْمَدُوْنَ حَدِيْثَهُ وَقَالَ عُثْمَانُ الدَّارِمِيُّ عَنِ ابْنِ مَعِيْنٍ ضَعِيْفٌ وَقَالَ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ مَعِيْنٍ لَيْسَ بِشَيْءٍ وَقَالَ أَبُوْ حَاتِمٍ صَدُوْقٌ كَثِيْرُ الْغَلَطِ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ وَذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثِّقَاتِ۔ قَالَ النَّسَائِيُّ وَمُصْعَبُ بْنُ ثَابِتٍ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ فِي الْحَدِيْثِ۔ وَقَالَ ابْنُ سَعْدٍ كَانَ كَثِيْرَ الْحَدِيْثِ يُسْتَضْعَفُ وَقَالَ الدَّارَقُطْنِيُّ مَدَنِيٌّ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ (تہذیب التہذیب) یعنی عبداللہ ابن احمد نے اپنے باپ حضرت امام احمد سے روایت کی ہے کہ یہ روایت کرنے میں ضعیف ہیں۔ اور یہ کہ ائمہ احادیث اس کی روایت کی تعریف نہیں کرتے۔ اور عثمان دارمی نے کہا ہے کہ ابن معین کے نزدیک یہ ضعیف ہیں۔ اور معاویہ بن صالح نے کہا ہے کہ ابن معین نے کہا ہے کہ یہ روایت کرنے میں کوئی مال نہیں ہیں۔ ابوحاتم، امام نسائی۔ ابن سعد اور دارقطنی سب اسے کمزور کہتے ہیں۔ اور امام ابن حزم لکھتے ہیں لَيْسَ بِالْقَوِيِّ۔ یہ قوی نہیں ہیں۔ (المحلی جلد ۸ صـ۹۹) اس کے ابتدائی راوی حضرت عطاء ابن ابی الرباح تابعی ہیں۔ یہ اگرچہ اپنی ذات میں نیک اور متقی تھے مگر روایت کرنے میں سخت غیر محتاط تھے۔ اور نیک و بد اور ثقہ و غیر ثقہ میں امتیاز کئے بغیر روایت کر دیتے تھے۔ چنانچہ تہذیب میں لکھا ہے، کہ علی بن مدینی نے کہا ہے کہ یہ ہر قسم کے لوگوں سے روایت کرلیا کرتے تھے۔ اور یہی بات فضل بن زیاد نے کہی ہے اور یہ کہ ابن جریج اور قیس بن سعد نے آخری دنوں میں اسے ترک کر دیا تھا نیز ان کو تدلیس کی عادت تھی۔

قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ... كَانَ عَطَاءٌ يَأْخُذُ عَنْ كُلِّ ضَرْبٍ... وَقَالَ الْفَضْلُ بْنُ زِيَادٍ كَانَ يَأْخُذُ عَنْ كُلِّ أَحَدٍ.... كَانَ عَطَاءٌ بِآخِرِهٖ تَرَكَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ وَقَيْسُ بْنُ سَعْدٍ... كَانَ يُدَلِّسُ۔

علاوہ ازیں اس کے یہ معنے بھی کئے گئے ہیں کہ ہلاک شدہ مرہون کے عوض کوئی دوسری چیز راہن سے مرتہن بطور رہن نہیں لے سکتا۔ نیز ائمہ اربعہ نے اس حدیث پر عمل درآمد نہیں کیا۔ بلکہ اس سے مختلف فتوے دیئے ہیں۔ (تفصیل آگے آتی ہے)

(۲) دوسری یہ روایت پیش کی جاتی ہے۔ اِذَا عَمِيَ الرَّهْنُ فَهُوَ بِمَا فِيْهِ، جس کے معنے یہ کئے گئے ہیں کہ مرہون شے ہلاک ہوجائے اور اس کی قیمت معلوم نہ ہو تو زر رہن ساقط ہوجائے گا۔

مگر اس کی حقیقت یہ ہے کہ (۱) یہ روایت مرسل ہے۔ چنانچہ ابوداؤد نے اسے اپنی مراسیل میں عطاء تابعی سے روایت کیا ہے اور جیسا کہ اوپر لکھا جاچکا ہے مرسل حجت نہیں ہے۔ خصوصاً مرفوع متصل کے مقابلہ میں۔ اور علی الخصوص عطاء کی روایت مرسل بہر حال لائق حجت نہیں ہے۔ كَمَا ثَبَتَ فِيْ مَوْضِعِهٖ۔

(۲) یہ روایت مسنداً بھی مروی ہے مگر اس کی سند کا حال یہ ہے:۔

قَالَ الدَّارَقُطْنِيُّ هٰذَا لَا يَثْبُتُ عَنْ حُمَيْدٍ وَمَنْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ شَيْخِنَا كُلُّهُمْ ضُعَفَاءُ وَثُمَّ أَخْرَجَهُ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ هٰذَا يَضَعُ الْحَدِيْثَ۔ قَالَ ابْنُ الْجَوْزِيِّ فِي التَّحْقِيْقِ الْأَوَّلُ فِيْهِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ غَالِبٍ وَهُوَ غُلَامُ خَلِيْلٍ كَانَ كَذَّابًا يَضَعُ الْحَدِيْثَ وَعَبْدُ الْكَرِيْمِ بْنُ الرَّوْحِ ضَعَّفَهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَقَالَ أَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِيُّ مَجْهُوْلٌ وَهِشَامُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ يَحْيَى لَيْسَ بِشَيْءٍ وَقَالَ النَّسَائِيُّ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ۔ وَفِي الثَّانِيْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِيْ أُمَيَّةَ قَالَ الدَّارَقُطْنِيُّ يَضَعُ الْحَدِيْثَ وَسَعِيْدُ بْنُ رَاشِدٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ لَيْسَ بِشَيْءٍ، وَقَالَ النَّسَائِيُّ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ وَقَالَ ابْنُ حِبَّانَ لَا يَجُوْزُ الْاِحْتِجَاجُ بِهٖ۔

یعنی امام دارقطنی نے کہا ہے کہ یہ روایت حمید سے ثابت نہیں ہے۔ اور اس روایت میں حمید اور ہمارے شیخ (استاد) کے درمیان کے سب راوی ضعیف ہیں۔ پھر یہ روایت اسماعیل ابن ابی امیہ سے مرفوعاً نکالی ہے اور کہا ہے کہ یہ حماد اور قتادہ (راوی) سے باطل ہے اور یہ اسماعیل حدیثیں وضع کرنے والا ہے اور ابن جوزی نے کہا ہے کہ پہلی سند میں احمد بن محمد بن غالب جو کہ خلیل کا غلام ہے، کذاب اور واضع حدیث ہے۔ اور عبدالکریم ابن روح کو دارقطنی نے ضعیف قرار دیا ہے۔ اور ابوحاتم نے اسے مجہول کہا ہے۔ اور ایک راوی ہشام بن زیاد کی نسبت یحیی محدث نے لاشی (کوئی مال نہیں) اور امام نسائی نے متروک الحدیث کہا ہے۔ اور ایک دوسری روایت میں اسماعیل بن امیہ راوی کے متعلق دارقطنی نے کہا ہے کہ یہ حدیث وضع کر لیا کرتا ہے اور ایک راوی سعید بن راشد کے متعلق یحیی بن معین محدث نے کہا ہے کہ یہ کوئی مال نہیں ہے اور امام نسائی کے نزدیک متروک الحدیث ہے۔ اور محدث ابن حبان نے کہا ہے کہ اس کی روایت قابل احتجاج نہیں ہے۔

(نصب الرایہ جلد دوم)

علاوہ ازیں ائمہ اربعہ اور ان کے اصحاب نے اس حدیث پر عمل نہیں کیا، بلکہ اس سے مختلف فتوے دیئے ہیں مثلاً حضرت امام مالک نے کہا ہے کہ جب ہلاک شدہ مرہون کی قیمت معلوم نہ ہو اور راہن اور مرتہن میں اختلاف ہو تو اس صورت میں صاحب مہارت لوگوں سے قیمت دریافت کیجائیگی۔ کتاب المیزان جلد دوم (صـ۸) (مزید تفصیل آگے آتی ہے) نیز اس روایت میں اور اس سے اوپر والی روایت (ذَهَبَ حَقُّكَ) میں یہ صراحت نہیں ہے کہ مرہون کے ہلاک ہونے میں مرتہن کی تعدی اور غفلت کا دخل نہ ہو۔ تو بھی یہ قانون جاری ہوگا۔ پس ہوسکتا ہے کہ یہ قانون ایسی حالت

میں نافذ کیا گیا ہو کہ جب مرتہن کی غفلت یا تعدی اور تقصیر کے نتیجہ میں مرہون ہلاک ہو وَاِذَا جَاءَ الْاِحْتِمَالُ بَطَلَ الْاِسْتِدْلَالُ (یعنی کئی معنوں کے احتمال کی صورت میں کوئی خاص معنے یقینی نہیں رہتے)

مُرسَل روایت کے حجت ہونے یا نہ ہونے میں جو اختلاف ہے وہ صرف اس صورت میں ہے کہ مُرسَل روایت سند صحیح کے ساتھ مروی ہو اور اگر اس کے راویوں میں کوئی ایک راوی بھی ضعیف ہو تو پھر باتفاق ائمۃ الاصول والحدیث حجت نہیں ہے۔ چنانچہ فتح المغیث میں ہے مَحَلُّ الْخِلَافِ فِیْمَا قِیْلَ اِذَا لَمْ یَنْضَمَّ اِلَی الْاِرْسَالِ ضَعْفٌ فِیْ بَعْضِ رُوَاتِہٖ وَاِلَّا فَھُوَ حِیْنَئِذٍ اَسْوَءُ حَالًا مِنْ مُسْنَدٍ ضَعِیْفٍ جَزْمًا (ص۵۵) یعنی اگر مُرسَل روایت کے کسی راوی میں کوئی ضعف ہو تو پھر اس کا حال سند ضعیف سے بھی بدترین ہوتا ہے۔ (نیز ملاحظہ ہو موضوعات کبیر ص۲) پس ذَھَبَ حَقُّکَ اور فَھُوَ بِمَا فِیْہِ روایات جب اپنی سند کے لحاظ سے ضعیف اور ناقابل اعتبار ثابت ہوگئیں تو ظاہر ہے کہ یہ باتفاق ائمہ حدیث واصول ناقابل حجت ہیں۔

گو شرعی سند اور حجت قرآن مجید اور احادیث نبویہ ہی ہیں، تاہم اس بات کا ذکر کرنا مناسب ہے کہ اس مسئلہ میں صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ اور حضرت ابن عمر کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ تینوں حضرات کسی مرہون کے ہلاک ہونے کی صورت میں زر رہن کے ساقط ہو جانے کے قائل تھے۔ مگر بعض کتب میں ان کی طرف منسوب شدہ ان اقوال کی حقیقت یہ ہے۔ (۱) حضرت عمرؓ کی طرف منسوب کردہ قول طحاوی میں جس سند کے ساتھ مروی ہے۔ اس میں ابراہیم بن مرزوق بھی ہیں۔ جن کے متعلق لکھا ہے کہ امام دار قطنی کے نزدیک یہ اپنی ذات میں تو ثقہ تھے مگر روایت میں اکثر خطا کر جاتے تھے۔ اور کہنے کے باوجود غلطی اور خطا سے رجوع نہ کرتے تھے۔ قَالَ الدَّارَ قُطْنِیْ ثِقَۃٌ اِلَّا اَنَّہٗ کَانَ یُخْطِئُ فَیُقَالُ لَہٗ فَلَا یَرْجِعُ (تہذیب) ایک راوی ابو العوام یعنی عمران القطان البصری ہیں۔ جن کے متعلق لکھا ہے کہ یحییٰ ان کی حدیث بیان نہ کرتے تھے۔ دوسرے راوی مطر ہیں جنہوں نے عطا سے روایت کی ہے اور ان دونوں کا حال یہ ہے کہ امام یحییٰ بن سعید کے نزدیک مطر کی عطا سے روایت ضعیف ہے۔ اور یہ کہ ان کا حافظہ خراب تھا۔ یہی رائے حضرت امام احمد، امام ابن سعد اور امام یحییٰ بن معین کی ہے۔ امام نسائی کا کہنا ہے کہ مطر قوی نہ تھا۔ اور ابن سعد اور حضرت ابو داؤد کے نزدیک یہ حجت نہیں ہے اور علامہ ساجی اور ابن حبان کے نزدیک یہ وہمی اور مخطی تھا۔ قَالَ اَبُوْ طَالِبٍ عَنْ اَحْمَدَ قَالَ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ یُضَعِّفُ حَدِیْثَہٗ عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اَحْمَدَ سَأَلْتُ اَبِیْ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ فَقَالَ کَانَ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ یُشَبِّہُ حَدِیْثَ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ بِابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی فِیْ سُوْءِ الْحِفْظِ فَسَأَلْتُ اَبِیْ فَقَالَ مَا اَقْرَبَہٗ مِنْ اَبِیْ لَیْلٰی فِیْ عَطَاءٍ خَاصَّۃً وَقَالَ مَطَرٌ فِیْ عَطَاءٍ ضَعِیْفٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ وَقُلْتُ لِیَحْیَی بْنِ مَعِیْنٍ مَطَرٌ فَقَالَ ضَعِیْفٌ فِیْ حَدِیْثِ عَطَاءٍ۔۔۔ قَالَ النَّسَائِیُّ لَیْسَ بِالْقَوِیِّ۔۔۔۔۔ وَقَالَ ابْنُ سَعْدٍ لَیْسَ ھُوَ عِنْدَھُمْ بِحُجَّۃٍ وَقَالَ السَّاجِیُّ صَدُوْقٌ یَھِمُ وَلَمَّا ذَکَرَہُ ابْنُ حِبَّانَ قَالَ اَخْطَأَ (تہذیب) اور عطاء کے متعلق لکھا ہے کہ یہ صاحب ہر بُرے بھلے راوی سے روایت لے لیتے تھے۔ اور ابن جریج وعثمٰن بن سعد نے اسکی آخری عمر کی روایات ترک کر دی تھیں۔ نیز لکھا ہے کہ یہ مُدَلِّس تھے۔ یعنی اس شخص کا نام چھوڑ کر جس سے حدیث سنی ہوتی اوپر کے راوی کا نام ایسے طریق پر لیتے کہ جس سے یہ دھوکہ ہو کہ انہوں نے اس اوپر کے راوی سے اپنے کان سے حدیث سنی ہے۔ پھر یہ مُرسَل بھی تھے یعنی اپنے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیانی واسطہ یا وسائط کا نام حذف کر کے روایت کر لیتے تھے۔ قَالَ عَلِیُّ بْنُ الْمَدِیْنِیْ۔۔۔ کَانَ عَطَاءٌ یَأْخُذُ عَنْ کُلِّ ضَرْبٍ وَقَالَ الْفَضْلُ بْنُ زِیَادٍ کَانَ یَأْخُذُ عَنْ کُلِّ اَحَدٍ کَانَ عَطَاءٌ بِاٰخِرِہٖ تَرَکَہُ ابْنُ جُرَیْجٍ وَعُثْمَانُ بْنُ سَعْدٍ۔۔۔۔ کَانَ یُدَلِّسُ (تہذیب) میزان میں ہے کہ عطاء کی مُرسَل روایت ضعیف ترین ہوتی ہے (مُرْسَلُہٗ اَضْعَفُ) نیز یہ روایت عبید بن عمر کی ہے جن کی ولادت ہی حضرت عمرؓ کی وفات کے بعد ہوئی تھی۔ یا اتنے چھوٹے تھے کہ حضرت عمرؓ سے کچھ سنا ہی نہیں۔ عُبَیْدٌ لَمْ یُوْلَدْ اِلَّا بَعْدَ مَوْتِ عُمَرَ اَوْ اَدْرَکَہٗ صَغِیْرًا لَمْ یَسْمَعْ مِنْہُ شَیْئًا (المحلی لابن حزم جلد ۸ ص۹۸)

(۲) حضرت علیؓ کی طرف منسوب شدہ قول کے راویوں میں حضیب اسرائیل۔ عبد الاعلیٰ۔ حماد اور خلاس بھی شامل ہیں جن کا حال یہ ہے (تین روایتوں میں اس قول کا ذکر ہے۔ ایک محمد بن حنیفہ کی روایت ہے اور دو خلاس بن عمرو کی ہیں) حضیب کے متعلق لکھا ہے کہ ابو زرعہ کے نزدیک اس میں اگر اللہ تعالیٰ نے چاہے تو کوئی حرج کی بات نہیں اور ابن حبان نے اس کا ذکر ثقہ لوگوں میں کیا ہے۔ مگر کہا ہے کہ اکثر خطا کر جاتا ہے۔ قَالَ اَبُوْ زُرْعَۃَ مَا بِہٖ بَأْسٌ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَذَکَرَہُ ابْنُ حِبَّانَ فِی الثِّقَاتِ وَقَالَ رُبَّمَا اَخْطَأَ (تہذیب)۔ اور عبد الاعلیٰ کے متعلق لکھا ہے کہ اسکی روایت ضعیف ہے۔ خصوصاً ابن حنیفہ سے، اس نے ابن حنیفہ سے جو روایت بھی کی ہے ان سے سنکر نہیں کی (روایت زیر نظر بھی ابن حنیفہ ہی سے روایت کی ہے) بلکہ کسی کتاب سے اخذ کی ہے۔ عبد الرحمٰن (محدث) اس سے روایت نہیں کرتے تھے۔ امام احمد اور ابن سعد اور ابو زرعہ نے بھی اس کو ضعیف الحدیث قرار دیا ہے۔ کبھی یہ روایت کو مرفوع بیان کرتے ہیں اور کبھی موقوف۔ امام نسائی اور ابن معین اور ابو حاتم اسے قوی نہیں مانتے۔ یہ وہمی اور منکر اور ناقابل قبول روایات بیان کرنے کے عادی تھے۔ ابو الاعلیٰ الکراسیسی کے نزدیک یہ کمزور ترین (اَوْھَی النَّاسِ) راوی ہیں۔ ابن مہدی اور قطان نے ان کو ترک کر دیا ہوا ہے۔ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اَبِی الْاَسْوَدِ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ سَأَلْتُ الثَّوْرِیَّ عَنْ اَحَادِیْثِہٖ عَنِ ابْنِ الْحَنِیْفَۃِ فَضَعَّفَھَا وَقَالَ اَحْمَدُ عَنِ ابْنِ مَھْدِیٍّ کُلُّ شَیْءٍ رَوٰی عَبْدُ الْاَعْلٰی عَنِ ابْنِ الْحَنِیْفَۃِ اِنَّمَا ھُوَ کِتَابٌ اَخَذَہٗ وَلَمْ یَسْمَعْہُ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ کَانَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لَا یُحَدِّثُ عَنْہُ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اَحْمَدَ عَنْ اَبِیْہِ ضَعِیْفُ الْحَدِیْثِ وَقَالَ اَبُوْ زُرْعَۃَ ضَعِیْفُ الْحَدِیْثِ رُبَّمَا رَفَعَ الْحَدِیْثَ وَرُبَّمَا وَقَفَہٗ وَقَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ لَیْسَ بِقَوِیٍّ یُقَالُ اِنَّہٗ وَقَعَ اِلَیْہِ صَحِیْفَۃٌ لِرَجُلٍ یُقَالُ لَہٗ عَامِرُ بْنُ ھُنَیٍّ کَانَ یَرْوِیْ عَنِ ابْنِ الْحَنِیْفَۃِ وَقَالَ النَّسَائِیُّ لَیْسَ بِالْقَوِیِّ وَیُکْتَبُ حَدِیْثُہٗ وَقَالَ ابْنُ عَدِیٍّ یُحَدِّثُ بِاَشْیَاءَ لَا یُتَابَعُ عَلَیْھَا۔ وَقَدْ حَدَّثَ عَنْہُ الثِّقَاتُ قُلْتُ وَقَالَ ابْنُ خَیْثَمَۃَ عَنِ ابْنِ مَعِیْنٍ لَیْسَ بِذَالِکَ الْقَوِیِّ وَقَالَ السَّاجِیُّ صَدُوْقٌ یَھِمُ وَقَالَ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ یُعْرَفُ وَیُنْکَرُ وَقَالَ اَبُو الْاَعْلٰی الْکَرَابِیْسِیُّ کَانَ مِنْ اَوْھَی النَّاسِ وَقَالَ الْعُقَیْلِیُّ تَرَکَہُ ابْنُ مَھْدِیٍّ وَالْقَطَّانُ وَقَالَ یَعْقُوْبُ بْنُ سُفْیَانَ یُضَعِّفُوْنَ اَنَّ رِوَایَۃً عَنِ ابْنِ الْحَنِیْفَۃِ اِنَّمَا ھِیَ صَحِیْفَۃٌ وَقَالَ فِیْ مَوْضَعٍ اٰخَرَ فِیْ حَدِیْثِہٖ لِیْنٌ وَھُوَ ثِقَۃٌ وَقَالَ ابْنُ سَعْدٍ کَانَ ضَعِیْفًا فِی الْحَدِیْثِ وَقَالَ الدَّارَ قُطْنِیْ یُعْتَبَرُ بِہٖ وَقَالَ فِی الْعِلَلِ لَیْسَ بِالْقَوِیِّ عِنْدَھُمْ (تہذیب) اور اسرائیل کے متعلق لکھا ہے کہ عند البعض گو اپنی ذات میں یہ ثقہ ہیں مگر ابن حزم نے ان کو مطلقاً ضعیف قرار دیا ہے اور عثمان ابن ابی شیبہ نے عبد الرحمٰن بن مہدی سے روایت کی ہے کہ اسرائیل حدیث کا چور ہے۔ واطلق ابن حزم ضعف اسرائیل وَرَدَّ بِہٖ اَحَادِیْثَ مِنْ حَدِیْثِہٖ فَمَا صَنَعَ شَیْئًا وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمَھْدِیِّ اِسْرَائِیْلُ لِصٌّ یَسْرِقُ الْحَدِیْثَ (تہذیب) حماد کے متعلق لکھا ہے کہ عند البعض گو یہ اپنی ذات میں ثقہ ہیں۔ مگر انہوں نے ایوب کی طرف ایسی احادیث منسوب کی ہیں جنہیں دوسرے لوگ منسوب نہیں کرتے اور جب یہ بڑی عمر کے ہو گئے تھے تو ان کا حافظہ خراب ہو گیا تھا اسی لئے امام بخاری نے ان کی روایت ترک کر دی ہے۔ اور بعض وہ منکر حدیث بیان کرتے ہیں۔

قَالَ ۔۔۔۔ اَسْنَدَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَۃَ عَنْ اَیُّوْبَ اَحَادِیْثَ لَا یُسْنِدُھَا النَّاسُ عَنْہُ۔۔۔ لَمَّا کَبِرَ سَاءَ حِفْظُہٗ۔ فَلِذَا تَرَکَہُ الْبُخَارِیُّ۔۔۔ وَرُبَّمَا حَدَّثَ بِالْحَدِیْثِ الْمُنْکَرِ (تہذیب)

خلاس کے متعلق لکھا ہے کہ امام احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ خلاس کی روایت حضرت علیؓ سے (سنکر نہیں ہوتی بلکہ) کسی کتاب کی مدد سے ہوتی ہے۔ اور یحییٰ بن سعید بالخصوص ان کی حضرت علی سے روایت سے بہت بچتے تھے۔ ابو زرعہ اور ابو داؤد نے کہا ہے کہ انہوں نے حضرت علی سے کچھ نہیں سنا۔ ابو حاتم، امام بخاری، اور یحییٰ ابن سعید نے فرمایا ہے کہ خلاس نے حضرت علی سے کچھ نہیں سنا بلکہ کسی کتاب اور صحیفہ کی مدد سے حضرت علی کی طرف روایت منسوب کر کے بیان کر دیتے ہیں۔ ابو حاتم کے نزدیک یہ قوی نہیں ہیں۔ علاوہ ازیں ان کو مُرسَل روایت بیان کرنے کی عادت بھی ہے۔

(باقی)

درخواست دُعا

میرے محترم والد بابو عبد الغنی صاحب احمدی آجکل لودھراں میں شدید بیمار ہیں۔ کمزوری حد کو پہنچ چکی ہے۔ ہر قسم کا علاج کروانے کے باوجود کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ صحابہ کرام اور بزرگان سلسلہ و خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے میں والد صاحب کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

(ڈاکٹر عبد السمیع۔ ایم بی بی ایس، ڈی پی ایچ رحمان شفاخانہ کراچی ایرپورٹ)

اعلان برائے توجہ امراء اضلاع

ضلعوار امراء صاحبان کی طرف سے کارگذاری کی ماہوار رپورٹیں نظارت علیا میں آنی ضروری ہیں مگر بعض اضلاع کے امراء صاحبان کی طرف سے رپورٹیں نہیں آ رہی ہیں۔ اس لئے بطور یاد دہانی امراء صاحبان کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ اپنے حلقہ کی کارگذاری کی ماہانہ رپورٹیں باقاعدہ نظارت علیا میں بھجوایا کریں زیادہ سے زیادہ اگلے ماہ کی پندرہ تاریخ تک سابقہ مہینہ کی رپورٹ نظارت علیا میں پہنچ جانی چاہیئے۔
ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ

داخلہ پنجاب کیڈٹ کالج حسن ابدال

یہ کالج میٹرک و انٹرمیڈیٹ و سینیئر کیمبرج و آرمی انٹر نیس امتحان کے لئے تیار کرتا ہے یہ انگلش پبلک سکولز کے نمونے پر ہے۔ اس میں بلند تعلیمی معیار کے علاوہ جسمانی تربیت ڈسپلن اور لیڈرشپ کے اوصاف پیدا کرنا مقصود ہے۔ داخلہ شروع اپریل۔ شرائط۔ باشندہ سابقہ پنجاب و سابقہ سرحدی صوبہ جماعت ہفتم کے لئے ۱-۴-۴۳ سے قبل کی تاریخ پیدائش نہ ہو اور اب ساتویں کا طالبعلم ہو۔ جماعت نہم کے لئے ۱-۴-۴۲ سے قبل کی تاریخ پیدائش نہ ہو اور ہشتم میں زیر تعلیم ہو۔ جماعت دہم کے لئے ۱-۴-۴۱ سے قبل کی تاریخ پیدائش نہ ہو اور کسی انگلش سکول کے چھٹے سٹینڈرڈ میں زیر تعلیم ہو۔

ہر جماعت میں داخلے کے لئے امتحان انگریزی و ریاضی کا ہوگا یکم ستمبر امتحان لاہور۔ ملتان۔ راولپنڈی و پشاور۔ پاس ہونے والوں کو انٹرویو کیلئے طلب کیا جائے گا۔ سالانہ اخراجات قریباً ۱۸۰۰/- روپے۔ مستحقین کے لئے ۶۰۰/- سے ۱۴۰۰/- سالانہ مالیت کے وظائف ہیں۔ پراسپکٹس و فارم درخواست ۱ روپیہ کی ٹکٹیں بھیج کر پرنسپل صاحب کالج سے طلب کریں۔ (سول لاہور ۱۲-۵۵) ناظر تعلیم و تربیت ربوہ

ضروری اعلان

(۱) مکرم سید مہدی شاہ صاحب و مکرم مولوی غلام رسول صاحب دیہاتی مبلغین کے سپرد شیخوپورہ اور گوجرانوالہ کے اضلاع کی جماعت ہائے احمدیہ سے بوال کی فراہمی کا کام کیا گیا ہے تمام متعلقہ احباب جماعت ان سے تعاون فرما کر ممنون فرمائیں۔

(۲) مکرم سید مہدی شاہ صاحب اور مولوی غلام رسول صاحب پڑھکر یہ اعلان جلد اپنے کام کی اطلاع بھیج دیں اور آئندہ دورہ وار کے بعد اطلاع بھیج دیا کریں۔ اپنے اپنے مکمل پتہ اور تعین قیام کے ہمراہ اس کی اطلاع آنا ضروری ہے۔ افسر جلسہ سالانہ ربوہ

ملک بشیر احمد صاحب کہاں ہیں؟

ملک بشیر احمد صاحب جو جھنڈ و ضلع مظفرگڑھ میں زمیندارہ ٹھیکہ وغیرہ کا کام کرتے رہے ہیں ان کے پتہ کی ضرورت ہے وہ خود اگر یہ اعلان پڑھیں یا کوئی دوست جن کو علم ہو ان کے مفصل پتہ سے اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔
احمد دین امیر جماعت احمدیہ (حیدرآباد ڈویژن)

یہ ٹوپی اور فوٹو کس کے ہیں؟

میرے چھوٹے بچے کو ربوہ کے قریب پکی سڑک پر ایک ٹوپی اور دو عدد فوٹو ملے ہیں۔ اگر کسی دوست کو مالک کا علم ہو یا خود مالک کی نظر سے یہ اعلان گذرے تو فوراً اطلاع دیں تاکہ پورے نشانات کا علم ہونے پر اشیاء مالک تک پہنچائی جائیں۔ محمد شاہزادہ خان مولوی فاضل احمد نگر ضلع جھنگ

راولپنڈی کے خریداران الفضل کیلئے

خریداران الفضل علاقہ چھاؤنی و چکلالہ اپنے بلوں کی ادائیگی صرف خاکسار کو ہی فرمایا کریں۔ (محمد نسیم ایجنٹ الفضل راولپنڈی)

زعماء صاحبان انصار اللہ کی توجہ کیلئے ضروری اعلان

حضرت نائب صدر صاحب محترم مجلس انصار اللہ کے ارشاد کے ماتحت اعلان کیا جاتا ہے کہ سالانہ اجتماع انصار اللہ مورخہ ۱۸-۱۹ نومبر ۱۹۵۵ء ربوہ میں مجلس شوریٰ انصار اللہ نے جو فیصلہ جات کئے تھے ان کی اطلاع نمائندگان نے بھی واپس جا کر دی ہوگی۔ اخبار الفضل میں بھی بصورت روئیداد شوریٰ کے فیصلہ جات شائع ہو چکے ہیں۔ نیز دفتر ہذا سے بھی .... شوریٰ انصار کے فیصلہ جات چھپوا کر زعماء انصار کی خدمت میں بھجوائے جا چکے ہیں۔

ان فیصلہ جات میں چندہ تعمیر دفتر انصار اللہ کے لئے ایک روپیہ فی رکن انصار اللہ تین سال تک وصول کرنے کا فیصلہ ہوا ہے۔ اور اسی طرح ماہوار چندہ انصار اللہ ایک پائی فی روپیہ (بشرطیکہ ۲ روپیہ ماہوار سے کم نہ ہو) کے علاوہ ایک آنہ ماہوار یعنی ۱۲ آنے سالانہ۔ اجتماع سالانہ انصار کا بھی فیصلہ ہوا ہے۔ زعماء صاحبان انصار اللہ کا فرض ہے کہ مجلس شوریٰ کے ان فیصلہ جات کے مطابق ان چندوں کی وصولی کی جائے۔

چونکہ تعمیر دفتر انصار اللہ کا کام جلد شروع کیا جانے والا ہے اس لئے ہر ایک انصار سے ایک روپیہ سالانہ کے حساب سے بہت جلد وصول کر کے بمد تعمیر دفتر انصار اللہ داخل خزانہ مرکز کر دیا جائے۔ اسی طرح ماہوار چندہ انصار کے علاوہ ایک آنہ ماہوار یعنی ۱۲ سالانہ اجتماع انصار اللہ کا چندہ بھی وصول کیا جاتا ہے۔ جس قدر رقم فراہم شدہ مرکز میں داخل خزانہ کی جاوے دفتر مرکزیہ انصار اللہ کو بھی اطلاع دیتے رہیں۔

زعماء صاحبان انصار اللہ کو یہ نوٹ کر لینا چاہیئے کہ آئندہ .... ہر ایک مجلس انصار اللہ کے بجٹ میں تعمیر دفتر ایک روپیہ سالانہ۔ چندہ اجتماع ۱۲ سالانہ کل ۱؍۱۲ کا اضافہ ہو جائیگا۔ دفتر ہذا سے آئندہ سال کا بجٹ تیار کرنے کے لئے علیحدہ بھی فارم طبع کرا کر زعماء صاحبان کو بھجوائے جانے والے ہیں۔ لیکن حسب فیصلہ شوریٰ کو مد نظر رکھ کر بالا چندے ماہ نومبر ــــــ سے وصول کرنے شروع کر دیئے جائیں۔ قائد انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

پروگرام دورہ مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل

منجانب

نظارت رشد و اصلاح۔ ربوہ

نمبر شمار	نام جماعت	ضلع	تواریخ قیام	کیفیت
(۱) (الف)	گوکھووال چک نمبر ۲۷۶ ر۔ب	لائل پور	۷ دسمبر تا ۱۰ دسمبر	
(ب)	سر شمیر روڈ	؍؍		
(۲)	چک جھمرہ	شیخوپورہ	۱۱، ۱۲ دسمبر	
(۳) (الف)	مانگٹ اونچے	گوجرانوالہ	۱۳ تا ۱۶ دسمبر	
(ب)	حافظ آباد	؍؍		

(ناظر رشد و اصلاح ربوہ)

ولادت

میرے بھائی محمد شفیع صاحب پہرے دار خزانہ صدر انجمن احمدیہ کے ہاں مورخہ ۲-۱۲-۵۵ کو خدا تعالیٰ نے پہلی لڑکی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کی تمام احباب سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔ محمد عبد اللہ خان راجداری کارکن خلافت لائبریری ربوہ

چندہ عام کی رقوم جلد مرکز سلسلہ میں بھجوا دیجئے
کیونکہ مالی سال ختم ہونے میں صرف پانچ ماہ باقی رہ گئے ہیں
(ناظر بیت المال ربوہ)

زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

بین الاقوامی لیبر آرگنائزیشن

حال ہی میں یہ خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ پاکستان کی مرکزی وزارتِ مواصلات نے بین الاقوامی لیبر آرگنائزیشن کے فنی امداد کے پروگرام کے تحت ادارے کے ایک ماہر مسٹر نیگ فورڈ کی خدمات حاصل کی ہیں۔ جو حکومت مغربی پاکستان کو موٹروں کی مرمت کے ورکشاپ اور ڈرائیوروں اور مکینکوں کی تربیت کے مراکز قائم کرنے کے سلسلے میں مشورے دیں گے۔ مسٹر نیگ فورڈ پاکستان پہنچ کر کام شروع کر چکے ہیں۔

بین الاقوامی لیبر آرگنائزیشن (آئی ایل او) اقوام متحدہ کے سب سے پرانے اداروں میں سے ہے۔ پہلی جنگ عظیم کے بعد جتنے بین الاقوامی ادارے قائم کئے گئے تھے۔ ان میں سے صرف یہی برقرار رہا ہے۔

آئی ایل او کے فیصلے صادر کرنے اور اس کی پالیسی مرتب کرنے کے کام میں مزدور۔ مالک اور رکن ملکوں کی حکومتیں برابر کی شریک ہوتی ہیں۔ اس سہ جماعتی ساخت کے باعث اسے دوسرے بین الاقوامی اداروں میں ایک منفرد حیثیت حاصل ہے۔

آئی ایل او کی تنظیم عمومی کانفرنس۔ مجلس انتظامیہ اور بین الاقوامی لیبر آفس پر مشتمل ہے۔ عمومی کانفرنس کا اجلاس ہر سال منعقد ہوتا ہے۔ اس اجلاس میں رکن ممالک کے قومی وفود شرکت کرتے ہیں۔ ہر وفد میں حکومت کے دو نمائندے اور مزدوروں اور تاجروں کا ایک نمائندہ شامل ہوتا ہے۔

مجلس انتظامیہ بین الاقوامی لیبر آفس کی نگرانی کرتی ہے۔ اس مجلس کے ارکان کی تعداد ۳۲ ہے۔ جن میں سے ۱۶ ارکان اہم صنعتی ممالک کی حکومتوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔ باقی سولہ میں آٹھ مالکوں اور آٹھ مزدوروں کے نمائندے ہوتے ہیں۔

بین الاقوامی لیبر آفس سے مراد ادارے کے تمام دفاتر ہیں۔ ادارے کے مرکزی دفاتر جینوا میں ہیں۔

آئی ایل او کی کانفرنس اب تک ایک سو تین بین الاقوامی معاہدوں کو تسلیم کر چکی ہے۔ جن میں سے ۷۵ سے زائد معاہدوں پر عمل شروع ہو چکا ہے۔ ایک ہزار تین سو پچاس سے زیادہ توثیق شدہ معاہدے آئی ایل او کے مرکزی دفتر میں داخل ہو چکے ہیں۔ کل چھیاسٹھ ملک ادارے کے رکن ہیں۔

آئی ایل او کئی طریقوں سے رکن ممالک کی حکومتوں کی مدد کرتا ہے۔ وہ ان ممالک کی مشکلات کا جائزہ لینے کے لئے فنی ماہروں پر مشتمل وفد بھیجتا ہے۔ فنی تربیت کی سہولتوں کا انتظام کرتا ہے۔ اور ایسی تحقیقات کرتا ہے جن کا سماجی مطالعوں۔ اقتصادی رپورٹوں اعداد شمار اور رسالوں کے ساتھ تعلق ہو۔

یہ ادارہ اقوام متحدہ کے فنی امداد کے توسیع شدہ پروگرام میں حصہ لیتا ہے۔ رکن ممالک کو فنی امور کے بارے میں مشورے دیتا ہے۔ اور مالکوں اور مزدوروں کو بتاتا ہے۔ کہ پیداوار کی مقدار اور معیار کیسے بڑھایا جا سکتا ہے۔ اسی طرح ادارہ رکن ممالک کی حکومتوں کو اپنے عوام کا معیارِ زندگی بلند کرنے میں امداد بہم پہنچاتا ہے۔ یہ ادارہ ان رکاوٹوں کو دور کرنے میں بھی مدد دیتا ہے۔ جو مزدوروں کو زیادہ ترقی یافتہ گنجان آباد ملکوں کے مزدوروں کو کم ترقی یافتہ ملکوں میں جانے سے باز رکھتی ہیں۔

اس ادارے کے ڈائرکٹر جنرل مسٹر ڈیوڈ اے مورس ہیں۔ ادارے کی شاخیں اور دفاتر ساری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ادارے کے مستقل عملے کے ارکان کی تعداد سات سو کے قریب ہے۔ جو اقوام متحدہ کے رکن چوّن قوموں میں سے منتخب کئے جاتے ہیں۔

۱۹۴۵ء میں خاص خاص صنعتوں اور سماجی اور اقتصادی مسائل کے حل میں مدد دینے کے لئے آٹھ خاص صنعتی کمیٹیاں قائم کی گئی تھیں۔ یہ کمیٹیاں اس وقت سے بڑا مفید کام سرانجام دے رہی ہیں۔ ان کے علاوہ آئی ایل او نے اور بھی بہت سے کمیشن اور کمیٹیاں قائم کر رکھی ہیں۔ جو خاص خاص معاملات میں ادارے کے مقاصد بجا لاتی ہیں۔

درخواست دعاء

بندہ کے والد محترم ایک عرصہ سے مالی مشکلات میں مبتلا ہیں۔ مگر ابھی تک کوئی انتظام نہیں ہو سکا۔ نیز بیکاری اور بیماری کی وجہ سے سخت پریشان ہیں۔ آجکل وہ حصول آمد کے لئے کوشاں ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں مالی پریشانی اور بیماری سے نجات دے۔ خاکسار مطیع الرحمٰن از لاہور

اقوام متحدہ کے رُکن ممالک

ممبر ملک	تاریخ رکنیت
افغانستان	۱۹ نومبر ۱۹۴۶ء
ارجنٹائن	۲۴ ستمبر ۱۹۴۵ء
آسٹریلیا	یکم نومبر ۱۹۴۵ء
بلجیم	۲۷ دسمبر ۱۹۴۵ء
بولیویا	۱۴ نومبر ۱۹۴۵ء
برازیل	۲۱ ستمبر ۱۹۴۵ء
برما	۱۹ اپریل ۱۹۴۸ء
بائیلو رشیا	۲۴ اکتوبر ۱۹۴۵ء
کینیڈا	۹ نومبر ۱۹۴۵ء
چلی	۱۱ اکتوبر ۱۹۴۵ء
چین	۲۸ ستمبر ۱۹۴۵ء
کولمبیا	۵ نومبر ۱۹۴۵ء
کوسٹاریکا	۲ نومبر ۱۹۴۵ء
کیوبا	۱۵ نومبر ۱۹۴۵ء
چیکوسلواکیہ	۱۹ اکتوبر ۱۹۴۵ء
ڈنمارک	۹ اکتوبر ۱۹۴۵ء
ڈومینکن ریپبلک	۲ ستمبر ۱۹۴۵ء
ایکوے ڈور	۲۱ دسمبر ۱۹۴۵ء
مصر	۲۲ اکتوبر ۱۹۴۵ء
ال سلوے ڈور	۲۶ ستمبر ۱۹۴۵ء
حبشہ	۱۳ نومبر ۱۹۴۵ء
فرانس	۳۱ اگست ۱۹۴۵ء
یونان	۲۵ اکتوبر ۱۹۴۵ء
گوئٹے مالا	۲۱ نومبر ۱۹۴۵ء
ہائی ٹی	۲۷ ستمبر ۱۹۴۵ء
ہونڈوراس	۱۷ دسمبر ۱۹۴۵ء
آئس لینڈ	۱۹ نومبر ۱۹۴۶ء
بھارت	۳۰ اکتوبر ۱۹۴۵ء
انڈونیشیا	۲۸ ستمبر ۱۹۵۰ء
ایران	۱۶ اکتوبر ۱۹۴۵ء
عراق	۲۱ دسمبر ۱۹۴۵ء
اسرائیل	۱۰ مئی ۱۹۴۹ء
لبنان	۱۵ اکتوبر ۱۹۴۵ء
لائبیریا	۲ نومبر ۱۹۴۵ء
لکسمبرگ	۱۷ اکتوبر ۱۹۴۵ء
میکسیکو	۱۷ نومبر ۱۹۴۵ء
نیدرلینڈ	۱۰ دسمبر ۱۹۴۵ء
نکاراگوا	۱۹ ستمبر ۱۹۴۵ء
ناروے	۲۷ نومبر ۱۹۴۵ء
پاکستان	۳۰ ستمبر ۱۹۴۷ء
پاناما	۱۳ نومبر ۱۹۴۵ء
پیراگوے	۱۲ اکتوبر ۱۹۴۵ء
پیرو	۳۱ اکتوبر ۱۹۴۵ء
فلپائن	۱۱ اکتوبر ۱۹۴۵ء
پولینڈ	۲۴ اکتوبر ۱۹۴۵ء
سعودی عرب	۱۹ اکتوبر ۱۹۴۵ء
سویڈن	۱۹ نومبر ۱۹۴۵ء
شام	۱۹ نومبر ۱۹۴۵ء
تھائی لینڈ	۱۶ دسمبر ۱۹۴۶ء
ٹرکی	۲۸ ستمبر ۱۹۴۵ء
یوکرین	۲۴ اکتوبر ۱۹۴۵ء
جنوبی افریقہ	۷ نومبر ۱۹۴۵ء
روس	۲۴ اکتوبر ۱۹۴۵ء
برطانیہ	۳۰ اکتوبر ۱۹۴۵ء
ریاستہائے متحدہ امریکہ	۱۸ اگست ۱۹۴۵ء
یوراگوائے	۱۸ دسمبر ۱۹۴۵ء
وینزویلا	۱۵ ستمبر ۱۹۴۵ء
یمن	۷ ستمبر ۱۹۴۵ء
یوگوسلاویہ	۱۹ اکتوبر ۱۹۴۵ء

سیکورٹی کونسل کے ممبر

مستقل ممبر:-

(۱) ریاستہائے متحدہ امریکہ
(۲) روس۔
(۳) برطانیہ۔
(۴) فرانس
(۵) چین

غیر مستقل ممبر

پاکستان ۱۹۵۱ء (تا ۱۹۵۲ء)
چلی:- (تا ۱۹۵۴ء)
یونان:- (تا ۱۹۵۴ء)
برازیل:- (تا ۱۹۵۳ء)
نیوزی لینڈ:- (تا ۱۹۵۳ء)
ترکی (تا ۱۹۵۳ء)

درخواستہائے دعاء

منشی احمد حسین صاحب ہیڈ کاتب الفضل اور ان کے چار عزیز بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

نیز منشی سردار محمد صاحب کاتب الفضل اور ان کی اہلیہ محترمہ اور چھوٹی بچی بھی بعارضہ بخار بیمار رہیں۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور ہر حال میں ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

ایڈن آئزن ہاور مذاکرات کے بعد روس کو خبردار کر دیا جائیگا

شرق اوسط، برما، بھارت اور برلن میں روسی کارروائیوں سے مغربی ملکوں میں تشویش

لنڈن ۷ دسمبر۔ لنڈن سے ایک خبر رساں ایجنسی کا خصوصی نامہ نگار رقمطراز ہے کہ آئندہ ماہ جب سر انتھونی ایڈن واشنگٹن میں صدر آئزن ہاور سے ملاقات کریں گے تو روس نے وسیع پیمانہ پر جو سرد جنگ کا آغاز کیا ہے۔ اس کا مقابلہ کرنے کی غرض سے عالمی پالیسی پر نظر ثانی کی جائے گی۔

اس ملاقات کی تیاریاں ایک ایسے ماحول میں کی جا رہی ہیں جبکہ "جنیوا کی روح" کے اڑ جانے کے بعد مشرق اوسط، بھارت، برما اور برلن میں روسی کارروائیوں کے باعث مغربی ممالک کو بہت زیادہ تشویش لاحق ہے۔

مبصرین کی رائے ہے کہ مصر کے ساتھ اسلحہ کے سودے کے بعد ایشیائی ملکوں میں بلگانن اور کروشیف کی حالیہ معاندانہ تقریروں نے دونوں بڑوں کی اس ملاقات کو فوری طور پر ناگزیر بنا دیا ہے۔

باور کیا جاتا ہے کہ سر انتھونی اور صدر آئزن ہاور زیادہ طاقتور اور ٹھوس مغربی پالیسی مرتب کریں گے۔ جس کے ذریعہ روس کے عالمی دباؤ کا مقابلہ کیا جائے گا۔ اور غالباً روس کو خبردار بھی کر دیا جائے گا کہ وہ کسی دوست ملک جن میں ایران اور جرمنی بھی شامل ہیں کے علاقے میں مداخلت کی جرأت نہ کرے۔

برما کو روسی اسلحہ کی پیشکش

رنگون ۷ دسمبر۔ سیاسی حلقوں میں یہ خیال ظاہر کیا جا رہا ہے کہ روس برما کو چاولوں کے عوض اسلحہ کا تحفہ پیش کرے گا۔ گذشتہ چند دنوں سے دونوں ملکوں کے نمائندوں کے مابین تبادلۂ خیالات جاری ہے۔ بالائی برما کا دورہ کرتے ہوئے مارشل بلگانن اور کروشیف کی حفاظت کے خاص انتظامات کئے گئے تھے۔ کیونکہ وہاں ۵۰۰۰ اشتراکی باغیوں کے حملوں کا خطرہ تھا۔ جو ابھی تک حکومت کے خلاف نبرد آزما ہیں۔ اور جن میں ٹراٹسکی کے حامی عناصر بھی ہیں۔

تحریک جدید کی بیرونی ممالک سے پہلی آواز

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات ۲۱ اکتوبر اور ۲۸ اکتوبر مع ایک چٹھی کے بذریعہ ہوائی ڈاک بیرونی ممالک کی ہر جماعت کو نومبر کے دوسرے ہفتہ کے آخر میں ارسال کئے گئے تھے اور یہ بھی لکھا گیا تھا کہ بیرونی ممالک کے امراء یا صدر اور واقفین زندگی دفتر اول کے بائیسویں سال اور دفتر دوم کے بارھویں سال کی لسٹ حتی الوسع دسمبر کے آخری ہفتہ تک حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش فرمانے کی سعادت حاصل کریں اور ساتھ ہی یہ کہ نئے سال کے وعدے گذشتہ سال سے نمایاں اور شاندار اضافہ سے ہوں اور کہ ہر جماعت کا امیر یا صدر پوری کوشش کرے کہ اس کی جماعت کا وعدہ گذشتہ سال کے بالمقابل کم سے کم ڈیوڑھا دوگنا ہو جائے۔ کیونکہ اشاعت اسلام کا کام خدا تعالیٰ کے فضل سے بیرونی ممالک میں وسیع سے وسیع تر ہوتا جا رہا ہے۔ اس لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے "وکیل المال تحریک جدید" کو ہدایت فرمائی ہے کہ وہ اس سال میں

پانچ لاکھ جمع کرے

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے زبان مبارک سے نکلے ہوئے ان الفاظ الشمار کی تعمیل اسی صورت میں ہو سکتی ہے کہ پاکستان اور بیرونی ممالک کے احباب کرام اپنی اپنی جماعت کے وعدے ڈیوڑھے دوگنے بلکہ اس سے زیادہ کر کے حضور کی خدمت میں پیش فرمائیں۔

اس سلسلہ میں سب سے پہلی آواز عدن سے ڈاکٹر عزیز بشیری صاحب کی طرف سے آئی ہے جو انہوں نے اپنی اور اپنی اہلیہ صاحبہ کی طرف سے ۳۸۹۰/- شلنگ کا وعدہ پیش کیا ہے۔ صاحب موصوف شروع تحریک سے ہی ہر سال پہلے سے اضافہ کے ساتھ وعدہ کرتے آ رہے ہیں (۴) آپ نے حضور کا خطبہ پڑھ کر اس سال بھی ڈیڑھ اضافہ سے پیش کیا ہے۔ حضور نے منظور فرما کر "جزاکم اللہ احسن الجزاء" فرمایا۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور بیش از بیش قربانیوں کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بیرونی ممالک کی ہر جماعت اس جدوجہد میں مصروف عمل ہو گی کہ ان کی جماعت کا وعدہ حضور کے منشاء مبارک کے مطابق ڈیوڑھا۔ دوگنا ہو جائے۔ اور امید ہے کہ بیرونی ممالک کے تمام یا اکثر وعدے جلسہ سالانہ تک حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ احباب کرام کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

وفات

میری والدہ محترمہ چار دسمبر کو ۴ بجے شام لائلپور میں وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں جنازہ ربوہ لایا گیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی اور مرحومہ کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ احباب والدہ مرحومہ کی مغفرت کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔

خاکسار انشاء اللہ خاں۔ لاہور

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

ضروری اعلان

ماہ نومبر کے بل ایجنٹ حضرات کی خدمت میں ارسال کئے جا چکے ہیں۔ تمام بلوں کی رقم ۱۰ دسمبر تک دفتر روزنامہ الفضل ربوہ میں پہنچ جانی چاہیے۔ (مینیجر الفضل ربوہ)